Lesson 10: At-Tawbah (Ayaat 117- 129): Day 37 سُوۡرَةُ التَّوۡبَة کی تفسیر

کعبؓ کو اور ان کے ساتھیوں کو جو موقع ملا تھا وہ سچ کی بنیاد پر تھا۔

يَاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِيۡنَ ﴿۱۱۹﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کا ساتھ دو ﴿119﴾

اللہ سے ڈرو تقوی اختیار کرو۔

یہ ہے اجتماعی زندگی اختیار کرنے کا حکم، نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنے سے، کسی گروہ کے ساتھ جڑے رہنے سے جو فائدہ اور برکتیں ملتی ہیں اس کا تذکرہ ہے۔یہی مضمون سورۃ الانعام آیت 71

لَهٗۤ اَصۡحٰبٌ يَّدۡعُوۡنَهٗۤ اِلَى الۡهُدَى ائۡتِنَا ‌ؕ

اس کے کچھ رفیق ہوں جو اس کو رستے کی طرف بلائیں کہ ہمارے پاس چلا آ۔

یہاں اس کو دوسرے رنگ میں فرمایا گیا ہے۔

کسی جگہ جڑ کے جم کے رہنا ایک قافلہ کی طرح ہوتا ہے۔ قافلہ میں سفر کے دوران اگر ایک ساتھی کی ہمت جواب دیتی ہے۔ کوئی مجبوری یا بیماری آتی ہے تو دوسرے ساتھی اسے سہارا دیتے ہیں۔اس کی ہمت بڑھاتے ہیں۔

یہاں بھی یہی مثال ہے کہ تم ایک دوسرے کو تھامتے رہو یہی ہے؛ تواصی با لحق تواصی بالصبر

اور یہی مضمون ہے سورت آل عمران میں؛ اصۡبِرُوۡا وَصَابِرُوۡا وَرَابِطُوۡا ۟ صبر سے کام لو، باطل پرستوں کے مقابلہ میں پامردی دکھاؤ، حق کی خدمت کے لیے کمربستہ رہو۔

عمل کی باتیں؛

i. کعب کا واقعہ سچائی اور توبہ کی بہترین مثال ہے۔ مومن دوسروں کے ساتھ اللہ کے لیے پیار کرتا ہے اور اللہ کے لیے ان سے بغض رکھتا ہے۔

ii. خوشی کے موقع پر ساتھیوں کو مبارک باد دینی چاہیے۔

iii. گناہوں پر زبانی نہیں عملی توبہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

iv. انسان کو سچے لوگوں کا ساتھ دینا چاہیے۔ (سچے لوگوں میں آکر انسان سچ کے قریب ہو جاتا ہے۔)

(Social circle کن لوگوں میں ہونا چاہیے۔ لوگ بڑے لوگوں میں دوستیاں بناتے ہیں، بڑے کسی بھی لحاظ سے یعنی مال، دولت یا عہدے میں بڑے۔

ابو بکرؓ کی مثال لیں روایات میں آتا ہے کہ صحابہؓ میں سب سے پہلے آپ کو ابو بکرؓ نے مبارک باد دی تھی سلع پہاڑی سے جو آواز آئی تھی وہ ابو بکر کی آواز تھی۔

ابو بکر مکہ کے سردار بھی تھے دولت مند تھے۔ ان کی دوستیاں ولید بن مغیرہ سے، عتبہ سے، شیبہ سے تھیں۔ لیکن جب اسلام زندگی میں آیا انہوں نے اپنی دوستیاں تبدیل کرلیں، ولید مغیرہ، عتبہ، شیبہ کو چھوڑ کر بلال غلام، حباب بن عرد، عمار بن یاسر غلام سے کرلیں۔ جب انسان جھوٹے دوستوں کو چھوڑ کر ایک سچے دوست کو پالیتا ہے تو وہ اس کے لیے دین میں فائدہ مند ہوتا ہے۔

تم بھی سچ کا ساتھ دو جنت سستی نہیں ہے۔

حدیث میں آتا ہے:۔۔سچ کو تھام لو، سچ جنت کی راہ دکھاتا ہے اور جھوٹ جہنم کی طرف لے جاتا ہے۔

جھوٹ بول کر وقتی فائدے مل جاتے ہیں لیکن سچ بول کر ابدی راحتیں ملیں گی۔

ایمان کے نور کو سچ absorb کرواتا ہے۔ ایمان سچائی کا نام ہے۔لَا إِلَٰهَ إِلَّا ٱللَّٰهُ اللہ کے لیے کہا پھر اس کو عمل سے دکھادیا۔ اللہ تعالی فرماتے ہیں تم اس راستہ پر چلو جو بھی تمہیں فائدہ ملے گا اس کو لے جاؤ۔ جو دعوں میں بات کرتے ہو اس کو عمل میں دکھاؤ۔

مَا كَانَ لِاَهۡلِ الۡمَدِيۡنَةِ وَمَنۡ حَوۡلَهُمۡ مِّنَ الۡاَعۡرَابِ اَنۡ يَّتَخَلَّفُوۡا عَنۡ رَّسُوۡلِ اللّٰهِ وَ لَا يَرۡغَبُوۡا بِاَنۡفُسِهِمۡ عَنۡ نَّفۡسِهٖ‌ ؕ ذٰ لِكَ بِاَنَّهُمۡ لَا يُصِيۡبُهُمۡ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخۡمَصَةٌ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔـوۡنَ مَوۡطِئًا يَّغِيۡظُ الۡكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوۡنَ مِنۡ عَدُوٍّ نَّيۡلاً اِلَّا كُتِبَ لَهُمۡ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۙ‏ ﴿۱۲۰﴾

مدینے کے باشندوں اور گرد و نواح کے بدویوں کو یہ ہر گز زیبا نہ تھا کہ اللہ کے رسول کو چھوڑ کر گھر بیٹھ رہتے اور اس کی طرف سے بے پروا ہو کر اپنے اپنے نفس کی فکر میں لگ جاتے اس لیے کہ ایسا کبھی نہ ہو گا کہ اللہ کی راہ میں بھوک پیاس اور جسمانی مشقت کی کوئی تکلیف وہ جھیلیں، اور منکرین حق کو جو راہ ناگوار ہے اُس پر کوئی قدم وہ اٹھائیں، اور کسی دشمن سے (عداوت حق کا) کا کوئی انتقام وہ لیں اور اس کے بدلے ان کے حق میں ایک عمل صالح نہ لکھا جائے یقیناً اللہ کے ہاں محسنوں کا حق الخدمت مارا نہیں جاتا ہے ﴿۱۲۰﴾

اللہ نے امت کو نبیؐ کی مثال دے دی، لوگوں حُبِّ رسولؐ کی باتیں کرتے ہیں، نبیؐ کے امتی ہونے کی باتیں کرتے ہیں لیکن تمہیں یہ مناسب نہیں ہے کہ نبیؐ ان راہوں پر چلیں اور تم گھر بیٹھے رہو۔ تم اپنی جان کو نبیؐ کی جان سے نازک سمجھو۔ تبوک کا سفر، مدینہ کا ماحول

تپتی راہیں مجھ کو پکاریں، دامن پکڑے۔۔

اللہ کے نبی تو تپتی راہوں کی طرف کوچ کر رہے ہیں تم ایمان کے دعوے کرتے ہوئے ٹھنڈے ائر کنڈیشنڈ کمروں میں بیٹھے ہو۔ نبیؐ کا ساتھ چھوڑ دو۔ تمہاری جان زیادہ نازک ہے۔ تم مٹی کے نہیں چاندی کے بنے ہو نمک سے بنے ہو؟ تو یاد رکھو کہ آپؐ کی جان سے بڑھ کر اپنی جان کی پروا کرنا، یہ منافقت ہے۔

اللہ کے نبیؐ نے حضرت عمرؓ سے پوچھا: عمرؓ، تمہیں مجھ سے کتنا پیار ہے، کہا اللہ کے نبیؐ بس اپنی جان سے زیادہ نہیں باقی ہر چیز سے زیادہ ہے۔ تو آپ نے کہا عمر تم مومن نہیں ہو سکتے، آپؐ نے ان کے سینے پر ہاتھ رکھا اور عمرؓ کہتے ہیں اس ہاتھ کی برکت سے میں نے اپنے دل میں اللہ

کے نبیؐ کی محبت اُمڈتی ہوئی محسوس کی۔ میں نے کہا اللہ کے نبیؐ اب مجھے اپنی جان سے زیادہ پیارے ہیں۔

کیا ہمیں اپنی جانیں زیادہ پیاری ہیں؟ اللہ کے نبیؐ اس دین کو پھیلانے کے لیے پیدل چلے، گھوڑوں پر بھی گئے، گرمی میں بھی رہے۔ اور آج ہم نرم گرم گاڑیوں میں بھی نہیں جاسکتے۔ ہم اپنے گھروں میں بھی اللہ کے دین کی بات نہیں کر سکتے۔

آج ہمارے گھر صرف ہمارے گھر کیوں بن گئے؟ نبیؐ کا گھر تو اپنا گھر نہیں تھا۔ صحابہ کے گھر صرف اپنے گھر نہیں رہتے تھے۔ وہ اللہ کے گھر بنتے تھے۔ دارالارقم صحابی کا گھر تھا جو اسلام کا پہلا میٹینگ پوائنٹ بنا۔ مکہ میں جو میٹینگ ہوتی تھی وہ حضرت ارقم کے گھر ہوتی تھی۔ حضرت ابوایوب انصاری کا گھر اللہ کے نبی کے لیے میزبان بن گیا تھا۔ 6 مہینے آپؐ وہاں رہے۔

جب مسجدِ نبی میں حجرے تیار ہوئے۔ تب آپ وہاں گئے۔ حضرت ابو بکر ہجرت کے لیے چیزیں اپنے گھر لے کر بیٹھے تھے۔ صحابہ کے گھر تو ایسے ہوتے تھے۔ ان کو خوشی ہوتی تھی کہ اللہ کے ساتھ ہمارا account مل جائے گا ہو سکتا ہے ہماری کمی پیشی بھی دور ہو جائے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ لَا يُصِيۡبُهُمۡ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخۡمَصَةٌ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ

اللہ کی راہ میں بھوک پیاس اور جسمانی مشقت کی کوئی تکلیف وہ جھیلیں؛

آج ہمارے پیٹ کیوں اتنے بھرے ہوئے ہیں؟ آج کیوں ہمیں دین کی پیاس نہیں؟ کہ نہ ہم نے اس دین کو لینے کے لیے پیاس سہی، نہ مشکلیں سہیں نہ فاقے آئے۔

وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا

اور منکرین حق کو جو راہ ناگوار ہے اُس پر کوئی قدم وہ اٹھائیں، اور کسی دشمن سے (عداوت حق کا) کا کوئی انتقام وہ لیں۔

کوئی بھی کامیابی حاصل کرتے ہیں۔

اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ

اور اس کے بدلے ان کے حق میں ایک عمل صالح نہ لکھا جائے

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۙ﴿۱۲۰﴾

یقیناً اللہ کے ہاں محسنوں کا حق الخدمت مارا نہیں جاتا ہے ﴿۱۲۰﴾

اللہ کہتا ہے تم سمجھتے ہو تمہیں میرے راستہ میں پیاس سہنی پڑی تو میں ضائع کر دوں گا؟ اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ

شدید پیاس بجھانے والی اللہ کی ذات ہے۔ اللہ کی خاطر کچھ کریں تو سہی وہ سب عطا کر دیتا ہے۔

افطاری کی دعا یاد کریں۔۔ پیاس چلی گئی رگیں بھی تر ہو گئیں اور اجر بھی ثابت ہو گیا انشا اللہ۔

نصب کہتے ہیں محنت کو مشکل سہنا، نصیب بھی اسی سے نکلا ہے۔

۔۔ بھوک کی شدت۔۔ کہتے ہیں بھوکے آدمی کو، جس کا پیٹ بھوک کی وجہ سے اندر چپک گیا ہو۔

۔۔۔و،ص،ع۔۔روندنے کو کہتے ہیں۔

اللہ کہتے ہیں اس راستہ میں جس قسم کی مشکل سہہ رہے ہو میں وہ ساری لکھ / گنتی کر رہا ہوں اس میں ایک ایک کا اجر دوں گا۔ تم فکر نہیں کرو۔ یہ سب کچھ ملے گا۔

کیا میں تمھیں تمہاری کوشش پر انعام نہیں دوں گا۔لوگ گھروں میں آرام سے بیٹھے تم اللہ کا دین پھیلانے کے لیے رات دن نکلے۔ لوگوں کو اپنی جان پیاری تمھیں اسلام پیارا! تو کیا اللہ تمہاری قدر نہ کرے گا؟

اصل بندے اللہ کے دنیا میں وہی ہیں جو اللہ کے دین کو پھیلا رہے ہیں۔پہلے خود عمل کر کے سیکھ کے سکھا کر پھر دوسروں کو بتا کے۔

ہم سب اللہ سے دعا کریں کہ اللہ ہمیں بھی اس راستہ پر چن لے۔ ہمیں کبھی ضائع نہ کرنا: عَدُوٍّ نَّيۡلاً

عَدُوٍّ دشمن، عداوت

نَّيۡلاً مال غنیمت کو، انتقام

نیلا۔۔کہتے ہیں پا لینے والی۔

اللہ کہتے ہیں کچھ بھی کر لو اس راستہ کی کوئی چھوٹی سے چھوٹی نیکی ضائع نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ اس راستے میں محنتیں قبول کرتا ہے ضائع نہیں کرتا۔

اس امت کی اصلاح اسی طرح ہو گی یقین پیدا کریں اور دنیا سے بے رغبتی رکھیں۔

حضرت کعب اور اُن کے ساتھیوں کا واقعہ ہم سب کے لیے مثال ہے؛

اسلام کی بربادی بخل سے ہوتی ہے۔اگلی آیت میں مال کی بات ہے۔جب اللہ کے راستے میں جانیں لگتی ہیں تو مال بھی لگے گا۔

وَلَا يُنۡفِقُوۡنَ نَفَقَةً صَغِيۡرَةً وَّلَا كَبِيۡرَةً وَّلَا يَقۡطَعُوۡنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمۡ لِيَجۡزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحۡسَنَ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۲۱﴾

اسی طرح یہ بھی کبھی نہ ہو گا کہ (راہ خدا میں) تھوڑا یا بہت کوئی خرچ وہ اٹھائیں اور (سعی جہاد میں) کوئی وادی وہ پار کریں اور ان کے حق میں اسے لکھ نہ لیا جائے تا کہ اللہ ان کے اس اچھے کارنامے کا صلہ انہیں عطا کرے﴿۱۲۱﴾

اللہ نے ایک ایک چیز لکھ رکھی ہے تا کہ کل ہمیں اس کا بدلہ دے۔ہم سب کی زندگی کا یہی مقصد ہونا چاہیے۔جب ایسے کردار اُمّت میں آجاتے ہیں کہ جن کو اپنی زندگی پیاری ہوتی ہے۔مال بھی اپنے لیے، جان بھی اپنے لیے، گھر بھی اپنے لیے، تو افراد تو مزے کرتے ہیں لیکن اُمتیں تباہ ہو جاتی ہیں۔

جب تک تم بھوک پیاس نہیں سہو گے دین غالب نہیں ہو گا۔

۔۔۔کافروں کو کب غصہ آتا ہے؟ مسلمانوں کو مسجدوں کی طرف جاتا دیکھ کر۔دین کی محفلوں میں جاتا دیکھ کر۔کتنی شان ہے اللہ کے راستے میں نکلنے کے لیے، اس سے کافر جلتے ہیں۔ان کو پتہ چلتا ہے کہ یہ مومن کس راستے کے مومن ہیں۔

کسی سے محبت چھوڑنی نہیں ہے لیکن اللہ، نبی ﷺ ، دین سے محبت اور عام لوگوں سے محبت کا فرق پیدا کر لیں۔ جتنے دین کے کام سے بچنے کے بہانے بنائیں گے اتنے دل پر غلاف پڑیں گے اور ایک وقت آتا ہے کہ قرآن اثر نہیں کرتا۔ جب انسان خود کو قائل کر لیتا ہے کہ میں یہ کام نہیں کر سکتی پھر وہ کام نہیں ہو سکتا۔

اللہ غفور الرّحیم ہے اس کو علم ہے میں بہت مجبور ہوں، اس کو پتا ہے کہ میرے چھوٹے بچے ہیں، اس کو معلوم ہے کہ میری ساس بیمار ہیں۔۔ جب آپ خود کو convince کر لیتے ہیں یہ ہماری ہلاکت کا سامان ہے۔

کعبؓ بن مالک کی تڑپ کیا تھی کہ میں مر گیا تو میرا کیا بنے گا اور اگر اللہ کے نبی ﷺ اس دنیا سے چلے گئے تو کیا ہو گا؟

اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ ہمیں بھی عمل کی توفیق دے۔ آمین